بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

امسال جو کتابیں ندوۃ المصنفین کی طرف سے شائع ہوئی ہیں اُن میں ۲ کتابیں بڑی اہم ہیں۔ ایک معارف الآثار از لفٹننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید اور دوسری "اسلامی دنیا چوتھی صدی ہجری میں" از ڈاکٹر خورشید احمد فارق دلی یونیورسٹی، اول الذکر کتاب کا موضوع عراق کے آثارِ قدیمہ ہیں۔ چونکہ یہ خطہ ہلال کی شکل رکھتا ہے اور آثارِ قدیمہ کے اعتبار سے بڑا سرسبز ہے اس لئے اس کو انگریزی میں FESTILE CRESCENT کہتے ہیں اور ہمارے فاضل دوست نے اس کا نہایت حسین ترجمہ "ہلال خصیب" کیا ہے۔ قرآن مجید میں جن قدیم اقوام وملل اور ان کے آثار و آثر کا تذکرہ ہے وہ اکثر و بیشتر اسی خطہ سے تعلق رکھتی ہیں، فاضل مصنف نے یہاں ۱۹۴۲ء میں قیام کے زمانہ میں جب وہ کپتان پر تھے اس خطہ کے تمام آثار کو بچشمِ خود دیکھا، انگریزی میں اور دوسری زبانوں میں اس خطہ کے متعلق جو کتابیں ہیں اُن کا بغور مطالعہ کیا اور پھر مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے فیضِ صحبت و تربیت سے قرآن مجید کے ساتھ شغف اور اُس کا ذوق جو پہلے سے ہی موجود تھا، ان سب چیزوں کا اثر یہ ہوا کہ ایک طرف اس کتاب میں خالص فنی مباحث پر اس قدر جامع، مدلل اور ناقدانہ گفتگو ہے کہ کتاب کی تصنیف کے زمانہ سے لیکر اب تک ان معلومات میں جو مزید اضافہ ہوا ہے وہ بھی سب فاضل مصنف کے پیشِ نظر رہا ہے اور بحث اس درجہ مبصرانہ ہے کہ ماہرینِ آثارِ قدیمہ اور مستشرقین کے بعض مسلمہ افکار و نظریات پر بھی مدلل تنقید ہوگئی ہے، اور دوسری جانب قرآن میں ان اقوام وملل اور ان کے آثار کا تذکرہ جس غرض

ومقصد کے لئے کیا گیا ہے۔ فاضل مصنف جگہ جگہ قرآن کے حوالوں سے اُس کا اثبات کرتے چلے گئے ہیں اس بنا پر بے تکلف کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی اور فنی دونوں حیثیتوں سے اُردو میں یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اور اس لائق ہے کہ ہر صاحب ذوق اس کا مطالعہ کرے۔ افسوس ہے ہمارے ملک میں اس فن کا ذوق عام نہیں اور بہت محدود ہے لیکن خالص فنی نقطۂ نظر سے بھی یہ کتنی بلند پایہ کتاب ہے؟ اس کا اندازہ اُس خط سے ہوگا کہ عہد حاضر کے مشہور ماہر آثارِ قدیمہ ڈاکٹر ٹوچی (GIUSEPPE TUCCI) نے اس کتاب کو پڑھ کر مصنف کے نام روم سے جو خط لکھا ہے اُس میں وہ تحریر فرماتے ہیں "آپ نے آثارِ قدیمہ کے فن پر اپنی کتاب کا جو نسخہ مجھے بھیجا ہے بڑی مسرت اور پسندیدگی کے ساتھ اُس کا اعتراف کرتا ہوں، آپ کا کارنامہ درحقیقت تعریف کا سزاوار ہے اور بے شبہ آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ آپ نے بہت سے مسائل پر گفتگو کی ہے بلکہ اس لئے کہ اُردو زبان میں آپ نے اس موضوع پر پہلی مرتبہ ایک واضح اور سلجھی ہوئی کتاب پیش کی ہے، بے شبہ آپ کی کتاب بہت سی لائبریریوں میں ایک قیمتی اضافہ کا باعث ہوگی اور آثارِ قدیمہ کے بہت سے پاکستانی طلباء کے لئے بڑی مفید ثابت ہوگی"

جو حضرات اس بات سے واقف ہیں کہ مغرب کے علماء و فضلا کسی کتاب یا کسی شخص کی تعریف میں کتنے محتاط الفاظ استعمال کرنے کے عادی ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر ٹوچی کی نظر میں یہ کتاب کس درجہ اہم اور وقیع ہے۔

دوسری کتاب مشہور عرب سیاح مقدسی کی کتاب " احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم "کے اہم حصوں کا جو مراکش سے لے کر تاشقند تک کے (چوتھی صدی ہجری میں) مسلمانوں کے تہذیبی و تمدنی حالات پر مشتمل ہیں آزاد مگر نہایت شگفتہ و دلچسپ اُردو ترجمہ ہے، مقدسی نے عمر کے بیس بائیس برس اس سیر و سیاحت میں بسر کئے تھے اور جہاں کہیں گیا وہاں کا رہن سہن، طور و طریق، رسم و رواج۔ عادات و اخلاق، زبان، مذہبی افکار و عقائد، پیشے، صنعت و حرفت، اقتصادی حالات ان میں سے ایک ایک چیز کو غور دیکھا اور اسے قلمبند کیا اس بنا پر اس عہد کے مسلمانوں کی سماجی زندگی کے حالات کی جو مکمل تصویر اس کتاب میں نظر آتی ہے جغرافیہ